بزمِ وارث کا مختصر نعتیہ انتخاب

مدحتِ شاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مُرتّب :

محمد زکریا شیخ اشرفی

شائع کردہ :

بزمِ وارث

قصرِ وارث

1/190 شاہ فیصل کالونی

کراچی

خانوادہ حضرت ستار وارثی (علیہ الرحمہ) کے شعراء کا مختصر تعارف

۱۔ حضرت ستار وارثی رحمۃ اللہ علیہ: ۱۹۲۳ء میں محلہ ذخیرہ بریلی کے ایک معزز عسکری گھرانے میں پیدا ہوئے۔ شعر گوئی کا باقاعدہ آغاز سیکنڈری ایجوکیشن کے زمانے سے ہوا۔ آپ کے والد حضرت عبدالغفار خاں وارثی علیہ الرحمۃ سلسلہ وارثیہ کے ایک درویش فقیر تھے۔ ان ہی کی زیر تربیت سلوک کی منازل طے کیں۔ آپ کا شمار ان خوش نصیب صوفیا کرام میں ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حالت بیداری میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ ۱۹۸۵ء میں انتقال کیا۔ آپ کے تین نعتیہ مجموعوں کے علاوہ مناقب کا ایک مجموعہ شائع ہو چکا ہے اور عارفانہ غزلوں کا ایک مجموعہ "خوشبوئے دوست" زیر اشاعت ہے۔

۲۔ خانم انتخاب بیگم عرف ریاست بی رحمۃ اللہ علیہا: ۱۹۳۰ء میں بریلی کے محلہ گلاب نگر میں حکیم نثار احمد خاں قادری علیہ الرحمۃ کے گھر پیدا ہوئیں۔ قرآن کریم کی ناظرہ تعلیم بریلی کے مشہور بزرگ ننھے میاں صاحب علیہ الرحمہ سے حاصل کی۔ سخن فہمی کی اعلیٰ صلاحیت سے بہرہ مند تھیں۔ پنجتن پاک علیہم السلام کے عشق میں کامل تھیں۔ امام عالی مقام حضرت امام حسین علیہ السلام نے خواب میں اپنا دست مبارک ان کے سر پر رکھ کر ایک کھلا ہوا قرآن کریم ان کو عطا فرمایا تھا اور انگشتِ مبارک کے اشارے سے ایک آیہ مبارک پڑھنے کی تلقین فرمائی تھی۔ آپ نے شعر گوئی کو باقاعدہ تو نہیں اپنایا لیکن حرارت عشق رسولؐ کے زیرِ اثر متعدد حمدیں اور نعتیں کہی ہیں۔ ۱۹۹۵ء میں پردہ فرمایا۔

۳۔ حضرت جبار وارثی علیہ الرحمہ: ۱۹۲۶ء میں محلہ ذخیرہ بریلی میں پیدا ہوئے۔ تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن رہے۔ قیام پاکستان کے بعد رائل پاکستان ایئر فورس اور پھر پی آئی اے سروس سے وابستہ ہوئے۔ جماعت اسلامی لائنز ایریا کے امیر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ شعر گوئی پر باقاعدہ توجہ نہ دے سکے تاہم انہوں نے اپنے انداز میں متعدد نعتیں کہیں۔ بڑے فیاض اور صاحب علم بزرگ تھے۔ ۱۹۹۲ء میں انتقال ہوا۔

باقی بیک کور کی اندرونی جانب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

بزم وارث کا مختصر نعتیہ انتخاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحتِ شاہِ دو عالم

مرتبہ:
محمد زکریا شیخ اشرفی

ناشر: حمید وارثی

شائع کردہ

بزم وارث - قصر وارث
1/190 شاہ فیصل کالونی، کراچی۔ ۲۵

جملہ حقوق بحق غلامانِ رسول انام (ﷺ)

کتاب	:	مدحت شاہِ دو عالم (ﷺ) (نعتیہ انتخاب)
انتخاب و ترتیب	:	محمد زکریا شیخ اشرفی
زیرِ نگرانی	:	محمد ابرار حسین (ثنا خواں)
مشاورت	:	محمد اویس خاں وارثی، محمد زبیر خاں وارثی
پروف ریڈنگ	:	کوثر اختر، عشرت عادل سلمہا
تزئینِ نو	:	فہمیدہ رشید سلمہا
بیاد	:	محمد باسط خاں وارثی (طاب ثراہٗ)
ناشر	:	حمید وارثی
تعداد	:	جنوری ۲۰۰۲ء - ایک ہزار
		اپریل ۲۰۰۲ء - ایک ہزار
زرِ لاگت	:	۱۵/ روپے
مطبع	:	القادر پرنٹنگ پریس، کراچی
زیرِ اہتمام		بزمِ وارث، ۱۹۰/۱ شاہ فیصل کالونی، کراچی ۔ ۲۵
ملنے کا پتہ	:	☆ مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ، کراچی
		☆ ویلکم بک پورٹ، اُردو بازار کراچی
		☆ فیروز سنز، کلفٹن روڈ، کراچی
		☆ فضلی سنز سپر مارکیٹ، اُردو بازار، کراچی

انتساب

والدۂ محترمہ خانم انتخاب بیگم عرف ریاست بی رحمۃ اللہ علیہا کے نام
جن کے فیضِ تربیت نے ہمیں قرآن کریم کی ناظرہ تعلیم سے آراستہ کیا۔
اور ذوق نعت کو ہمارے مزاج کا حصہ بنایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنہیں
اپنے لطف خاص سے پنجتن پاک علیہم السلام کی زیارت سے مشرف
فرمایا۔

حمیدؔ وارثی

عرضِ ناشر

الحمدللہ! بزمِ وارث کا مختصر نعتیہ انتخاب ''مدحت شاہِ دوعالم (ﷺ)'' پیشِ خدمت ہے۔ انتخاب میں حضرت ستار وارثی علیہ الرحمۃ اور ان کے گھرانے کے نعت نگاروں کی ایسی منتخب اور مترنم نعتیں پیش کی گئی ہیں کہ عام سطح سے بلند ذوق نعت رکھنے والے حضرات کی تسکین کے ساتھ نعتیہ ادب کے عام قارئین کرام کیلئے بھی جن کی تفہیم دشوار نہ ہو۔

انتخاب میں والدۂ محترمہ خانم انتخاب بیگم (ریاست بی) رحمۃ اللہ علیہا کی ایک حمد اور دو نعتیں شامل کی گئی ہیں۔ جنہوں نے اگرچہ شعر گوئی کو باقاعدگی سے تو نہیں اپنایا، تاہم وہ ایک اعلیٰ درجے کی سخن فہم اور ادب نواز خاتون تھیں۔ اسی طرح عم محترم حضرت جبار وارثی علیہ الرحمۃ کی بھی ایک نعت کسی اخباری تراشے سے تبرّکاً شامل کی گئی ہے۔

اس سلسلے میں نوجوان نعت خواں عزیزم محمد زکریا شیخ اشرفی سلمہٗ کی یہ کوشش قابلِ قدر ہے کہ انہوں نے بیشتر ثناء خوانوں کی سہولت کے پیشِ نظر کراچی کے معروف ثنا خواں جناب ابرار حسین کی رہنمائی میں یہ انتخاب مرتب کیا ہے جسے بزمِ وارث کے زیرِ اہتمام شائع کیا گیا ہے۔

کتاب کا پہلا ایڈیشن صرف تین ماہ کی مختصر مدت میں ختم ہو گیا اور قارئین کرام کی فرمائش کا سلسلہ جاری ہے۔ لہٰذا بفضلہٖ تعالیٰ اب یہ کتاب دوسری بار شائع کی جا رہی ہے۔

خداوند کریم ہماری ان عاجزانہ کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین

حمید وارثی

اپریل ۲۰۰۲ء

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ

مجھ پہ اتنا تُو کرم خالقِ اکبر کردے
ان کے جلووں سے مرا قلب منور کردے

تاج والے ترے ادنیٰ سے بھکاری بن جائیں
تو جو چاہے تو گداؤں کو سکندر کردے

حکم دریا کو جو دیدے تو وہ صحرا بن جائے
خشک صحرا کو تو دم بھر میں سمندر کردے

گنگ ہو جائیں بس اِک آن میں سب اہل زباں
ایک اُمیؐ کو جو تو علم کا مصدر کر دے

اے حسیں! تو جو اُلٹ دے رخِ تاباں سے نقاب
سارے عالم کو ابھی بیخود و ششدر کردے

عشق کا نشہ ہو ایسا کہ مٹا دوں ہستی
ہر نظر کو مئے توحید کا ساغر کردے

التجا ہے ترے ستّار کی تجھ سے یارب!
اب مرا عشق محمدؐ ہی مقدر کر دے

(حضرت ستّار وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

سجدۂ نیاز

کبھی قبول کوئی سجدۂ نیاز نہ ہو
ترا خیال اگر شاملِ نماز نہ ہو
نگاہِ شوق کو دکھلا دے اس طرح جلوہ
کہ تیرے مصحفِ رُخ پر حجابِ ناز نہ ہو
مریضِ عشق کا گھبرا کے دم نکل جائے
جو تیرا دردِ محبت ہی جاں نواز نہ ہو
ترے جمال کی کیا تاب لا سکے اے دوست!
وہ مست جو کہ ترا آشنائے راز نہ ہو
ادب سے دیکھ تو اس بت کو دیکھنے والے
کہیں وہ شوخ پسِ پردۂ مجاز نہ ہو
کھٹک سی رہتی ہے ہر وقت میرے سینے میں
قریبِ دل کہیں زخمِ نگاہِ ناز نہ ہو
ترے کرم کا ہے محتاج بے نوا ستار
یہ اور بات کہ دستِ طلب دراز نہ ہو

(حضرت ستار وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ

تو دل و نظر سے قریب ہے تری شان جل جلالہٗ
کہ تو ہر بشر سے قریب ہے تری شان جل جلالہٗ

ہے یقین تو مرے پاس ہے جبھی میرے دل کو یہ آس ہے
مری شب سحر سے قریب ہے تری شان جل جلالہٗ

یہ ترے رسولؐ کا معجزہ جو درود میں ہے چھپا ہوا
کہ دُعا اثر سے قریب ہے تری شان جل جلالہٗ

یہ ترا کرم کوئی کم ہے کیا کہ درِ رسولؐ کا راستہ
تری رہگزر سے قریب ہے تری شان جل جلالہٗ

جو غلامِ آلِؑ رسولؐ ہے وہی دُور سارے دکھوں سے ہے
وہی تیرے در سے قریب ہے تری شان جل جلالہٗ

(ریاست بی رحمۃ اللہ علیہا)

حمدِ ربِّ جلیل

میں نے دیکھا ہے تجھے اور نہ پایا ہے تجھے
اپنا معبود مگر میں نے بنایا ہے تجھے

دشتِ فرقت میں کبھی میں نہ بھٹکنے پایا
جب کبھی یاد کیا سامنے پایا ہے تجھے

حسنِ معصوم ذرا فطرت عاشق پہ نظر
خوفِ جلوت کے سبب دل میں بسایا ہے تجھے

خود پہ لازم جو کیا خَلق پہ رحمت کرنا
اپنا اندازِ کرم یوں بھی تو بھایا ہے تجھے

تیرے محبوب کی اُلفت میں گرفتار سعیدؔ
جراُتِ عشق رقیب اپنا بنایا ہے تجھے

(ڈاکٹر سعیدؔ وارثی)

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ

بے مثل ہے شانِ ربِّ جہاں سبحان اللہ سبحان اللہ
مصروفِ ثناء ہیں کون و مکاں سبحان اللہ سبحان اللہ
یہ حور و ملائک جن و بشر یہ غنچہ و گل اور برگ و شجر
رحمت ہے تری سب پہ یکساں سبحان اللہ سبحان اللہ
یہ راز ہویدا ہم پہ ہوا محبوبؐ خدا کی سیرت سے
قاری ہے حقیقت میں قرآں سبحان اللہ سبحان اللہ
یہ چاند ستارے کاہکشاں، ساون کی گھٹائیں برقِ تپاں
قدرت ہے تری ہر شے سے عیاں سبحان اللہ سبحان اللہ
بے قیدِ حصارِ سود و زیاں ہیں وقفِ اطاعت کرّوبیاں
انساں پہ محبت کی ارزاں سبحان اللہ سبحان اللہ
تو خالق و مالک تو سلطاں، تو حافظ و ناصر تو پُرساں
تو باسط و رازق تو رحماں سبحان اللہ سبحان اللہ
تسبیحِ الٰہی کا منصب زیبا ہے فرشتوں ہی کو رشیدؔ
اعزازِ بشر ہے علم و بیاں سبحان اللہ سبحان اللہ

(رشیدؔ وارثی)

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ

تیرا جمالِ دل نشیں ہر سو ہے کائنات میں
ڈوبے ہوئے ہیں دو جہاں خوشبوئے التفات میں
تو ہے محیطِ لامکاں تیرا کرم ہے بیکراں
تیری ثناء ہو کیا بیاں قیدِ تعیّنات میں
تیرا خیال کیوں نہ ہو قلب و نظر کی روشنی
ہر جا ترا شہود ہے ایوانِ ممکنات میں
خُلقِ عظیمِ مصطفیٰؐ پرتوِ خُلقِ ذات ہے
حسن ترا ہے بے نقاب آئینۂ صفات میں
جن و بشر، شجر، حجر، سب پہ کرم کی ہے نظر
تیری عطا کا سلسلہ جاری ہے شش جہات میں
تپتی رُتوں میں بے گماں خوشبو فزا ہے کشتِ جاں
تیری رضا کے پھول ہیں ویرانۂ حیات میں
اب ہے رشیدؔ وارثی مدھم چراغِ دوستی
یادِ خدا ہے روشنی غم کی سیاہ رات میں

(رشیدؔ وارثی)

مناجات

فکر کو تازگی احساس کو رعنائی دے
نعت کا ذوق جو بخشا ہے تو گویائی دے
عشقِ سرکارِ دو عالم ہے وراثت میری
میرے مولا تو مجھے دولتِ آبائی دے
صاحبِ گنبدِ خضرا کی جھلک پا جاؤں
ایک لمحہ تو مجھے حاصلِ بینائی دے
خاکِ طیبہ مری آنکھوں کو اُجالے بخشے
درِ سرکار سے پلکوں کو شناسائی دے
عشق کا گھاؤ کسی طور نہ بھرنے پائے
اے مسیحا تو مرے زخم کو گہرائی دے
آنکھ کے خشک سمندر کو روانی مل جائے
قلب کے تشنہ صدف کو دُرِ بطحائی دے
مدحتِ شاہِ مدینہ ہو زباں پہ ہر دم
دلِ ستار کو محفل میں بھی تنہائی دے

(حضرت ستار وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

مناجات

زبان دی ہے تو حرفِ ثنا بھی دے یارب
جمالِ اسمِ محمدؐ دکھا بھی دے یارب

خود آشنائی کی چاہت میں گھر سے نکلا ہوں
مجھے نگاہ بھی دے، آئینہ بھی دے یارب

چراغِ عشق فروزاں ہے جن کے سینوں میں
کبھی انہیں لبِ عقدہ کشا بھی دے یارب

ہر ایک سانس میں عطر درود شامل ہو
مشامِ جاں میں وہ خوشبو بسا بھی دے یارب

ملی ہے صورتِ سیماب جن کو بیتابی
انہیں سکینتِ صبر و رضا بھی دے یارب

عطا کیا ہے مزاجِ قلندری جن کو
انہیں ثباتِ شہؓ کربلا بھی دے یارب

حضورؐ قادرِ مطلق ہے التجائے رشیدؔ
کہ رات دی ہے، تو گھر کو دیا بھی دے یارب

(رشیدؔ وارثی)

صَلِّ علیٰ محمدِ

دونوں جہاں کے تاجدار صل علیٰ محمدؐ
عکس جمالِ کردگار صل علیٰ محمدِؐ

آپؐ ہیں وجہِ کُن فکاں آپؐ ہیں رحمتِ زماں
آپؐ ہیں شاہِ ذی وقار صل علیٰ محمدِؐ

آپؐ ہیں فخرِ مرسلاں آپؐ سکونِ قلب و جاں
آپؐ سے دِل کو ہے قرار صل علیٰ محمدِؐ

آپؐ سحابِ نور ہیں آپؐ چراغِ طور ہیں
آپؐ پہ دو جہاں نثار صل علیٰ محمدِؐ

کتنا بڑا ہے وہ سخی بخشتا ہے جس نے آپؐ کو
لطف کا بحر بے کنار صل علیٰ محمدِؐ

چشمِ کرم کا واسطہ کیجئے اپنا غم عطا
میں ہوں رہینِ انتظار صل علیٰ محمدِؐ

میں ہوں فقیر دلفگار آپؐ ہیں میرے غم گسار
دونوں جہاں کے شہر یار صل علیٰ محمدِؐ

(حضرت ستار وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

شرحِ آرزو (نعت)

عطا کر یا الٰہی اب وہ کیفِ سرمدی مجھ کو
کہ لے جائے مدینے کی طرف یہ بے خودی مجھ کو

میری نظروں میں ہر دم ہوں ترے محبوبؐ کے جلوے
عطا کر اپنی رحمت سے شعورِ آگہی مجھ کو

اُجالا ہو دلِ ویراں میں بس اُن کی تجلّی سے
تری شانِ کریمی سے ملے وہ روشنی مجھ کو

اُنہی کو یاد کرنا، سر جھکانا اور رو لینا
رہِ اُلفت میں راس آیا یہ طرزِ بندگی مجھ کو

میری فریاد بھی سن لو کہ تم محتاج پرور ہو
رُلاتی ہے شب فرقت میں میری بیکسی مجھ کو

یہی ہے آرزوئے دل بُلا لو اب مدینے میں
نہیں لگتی ہے اچھی دُور رہ کر زندگی مجھ کو

ملے گر مسندِ شاہی بھی تو ستّارؔ ٹھکرا دوں
کہ اُن کی بھیک سے بڑھ کر نہیں یہ خسروی مجھ کو

(حضرت ستّار وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عجب ہے یہ وصفِ کمالِ محمدؐ
خدا خود ہے محوِ جمالِ محمدؐ
یہ کہتے ہیں سارے ہی خوبانِ عالم
نہیں دو جہاں میں مثالِ محمدؐ
جو عرشِ بریں مسکنِ کبریا ہے
وہاں بھی ہے نقشِ نعالِ محمدؐ
رُخِ پاک ہے پرتوِ نورِ یزداں
جمالِ خدا ہے جمالِ محمدؐ
گرے منہ کے بل بت حرم میں زمیں پر
یہ ہے اللہ اللہ جلالِ محمدؐ
کیے نذر اُس نے خوشی سے دل و جاں
ہوا جس کو شوقِ وصالِ محمدؐ
یہ معراج ہے میری ستّار ہر دم
میں رہتا ہوں محوِ خیالِ محمدؐ

(حضرت ستّار وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمتِ حق کا استعارا ہے
آپؐ کا نام کتنا پیارا ہے

آپؐ بحرِ کرم ہیں موجِ سخا
آپؐ ہی کا ہمیں سہارا ہے

سر سے پا تک جمال ہے ایسا
جیسے اِک روشنی کا دھارا ہے

آپؐ آئے ہیں میری مشکل میں
میں نے جب آپؐ کو پکارا ہے

پار کر دیجئے مری کشتی
سخت طوفاں ہے تیز دھارا ہے

نگہ لطف، یا رسولؐ اللہ!
اب وظیفہ یہی ہمارا ہے

میں ہوں ستّار غم زدہ جس کا
آپؐ کی بھیک پہ گزارا ہے

(حضرت ستّار وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسن کی ابتدا عشق کی انتہا اے رسولِ خدا مرحبا مرحبا
آپؐ خیرالبشرؐ آپ خیرالوریٰ اے رسولِؐ خدا مرحبا مرحبا

آپؐ شمعِ حرم آپؐ شاہِ امم، آپؐ ابر کرم ہیں خدا کی قسم
آپ ہیں حق نگر آپؐ ہیں حق نما اے رسولِؐ خدا مرحبا مرحبا

آپ شمس الضحیٰ آپؐ بدرالدجیٰ آپؐ صدرالعلیٰ آپ نورالہدیٰ
خاکِ پا آپؐ کی سدرۃ المنتہیٰ اے رسولِ خدا مرحبا مرحبا

آپ شانِ جمال، آپ حسن کمال، آپکی دو جہاں میں نہیں ہے مثال
ہے لقب آپؐ کا احمد مجتبیٰ اے رسولِ خدا مرحبا مرحبا

آپ مونس بھی ہیں آپ غم خوار بھی آپ مختار بھی شاہِ ابرار بھی
ہم غریبوں کا ہیں آپ ہی آسرا اے رسولؐ خدا مرحبا مرحبا

کتنا پیارا ہے سرکار نام آپ کا، مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ
بن گیا ہے یہی اب وظیفہ مرا اے رسولِ خدا مرحبا مرحبا

ہے یہ ستار خستہ بہت ناتواں آپ کا فیض رواں اے شہ انس وجاں
کیجئے اب عطا دردِ دل کی دوا اے رسولِ خدا مرحبا مرحبا

(حضرت ستار وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے رشکِ شہنشاہی وہ شانِ فقیرانہ
قربان ہوئی جس پہ ہر شوکتِ شاہانہ
بھرتے ہیں سلاطیں بھی دَم اُنؐ کی غلامی کا
اللہُ غنی اُن کا الطافِ کریمانہ
اُس دَر پہ ملائک بھی کرتے ہیں جبیں سائی
ہے جلوہ گہِ جاناں سرکارؐ کا کاشانہ
سرکارؐ کے سجدوں کی عظمت تو کوئی دیکھے
اب قبلۂ عالم ہے وہ گھر جو تھا بت خانہ
سوزِ غم پنہاں کی لذت تو وہی سمجھے
جو عشقِ محمدؐ میں دُنیا سے ہو بیگانہ
دُشمن کو بھی سینے سے لپٹاتے ہیں وہ اپنے
اے صلِ علیٰ اُنؐ کا اخلاقِ محبانہ
اِس خاکِ نشیں کو بھی قدموں میں بُلا لیجے
ستّارِ حزیں کی ہے یہ عرضِ غلامانہ

(حضرت ستّار وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول اللہ کی اُلفت میں جو کامل نہیں ہوتا
خدا کے عاشقوں میں وہ کبھی شامل نہیں ہوتا

اُسے خود ڈھونڈ لیتی ہے نبیؐ کے عشق کی منزل
وہ دیوانہ جو اُن کی یاد سے غافل نہیں ہوتا

نہ رازِ فقر سے واقف نہ جو خوگر قناعت کا
درِ خیر الورٰیؐ کا وہ کبھی سائل نہیں ہوتا

حبیبِؐ کبریا کی جو اطاعت میں نہ ہو کامل
وہ رہبر بن کے بھی خود واقفِ منزل نہیں ہوتا

نظر میں جسکی بس جائیں رسولؐ پاک کے جلوے
حسینانِ جہاں پہ وہ کبھی مائل نہیں ہوتا

جو راہِ عشق میں ہو جائے اپنے نفس کے تابع
وہ ہستی کو مٹا کر بھی کسی قابل نہیں ہوتا

وہ جب سے جلوہ فرما ہو گئے ہیں کشورِ دل میں
مرے فکر و تخیل میں کوئی شامل نہیں ہوتا

(حضرت ستّار وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے نورِ ازل اے اوجِ بشر سرکارِ دو عالم سیدنا
اے رُوحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارؐ دو عالم سیدنا

تمؐ حسنِ خدا کا ہو مظہر روشن ہیں تمہیںؐ سے شمس و قمر
جلوے ہیں تمہارےؐ حدّ نظر سرکار دو عالم سیدنا

اے شاہد بزم کون و مکاں اے جانِ جہاں اے شاہِ زماں
عالم ہے تمہارےؐ زیرِ نگر سرکارؐ دو عالم سیدنا

اے فیضِ مسلسل موجِ کرم اے ختم رُسل اے شمعِ حرم
اے زینتِ شام اے نورِ سحر سرکارؐ دو عالم سیدنا

ہے تاجِ شفاعت جو سر پر بخشا ہے تمہیںؐ حق نے کوثر
کوئی بھی نہیں تم سے بڑھ کر سرکارؐ دو عالم سیدنا

ہو لاکھ زمانہ زیر و زبر اب مجھ کو نہیں کچھ خوف و خطر
تم سایہ فگن ہو جب مجھ پر سرکارؐ دو عالم سیدنا

اے مالکِ کلُ بندہ پرور! ہو جائے شب فرقت کی سحر
ستارِ حزیں کی لیجے خبر سرکارؐ دو عالم سیدنا

(حضرت ستار وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سراپا وہ نورِ خدا بن کے آئے
رسولِ خدا حق نما بن کے آئے

مٹی ظلمتِ کفر پھیلا اُجالا
وہ جب نورِ حق کی ضیا بن کے آئے

زمانے پہ ابرِ کرم بن کے برسے
وہ رحمت کی پیاری گھٹا بن کے آئے

کہا حق نے اُن کو سراجاً منیرا
سراپا وہ نورالہدیٰ بن کے آئے

جھکی اُن کے قدموں پہ ساری خدائی
خدائی میں وہ جانے کیا بن کے آئے

نبی اور بھی آئے دُنیا میں لیکن
محمدؐ حبیبِ خدا بن کے آئے

تصدق ہو ستارؔ اُن پر میری جاں
جو ہر دردِ دل کی دوا بن کے آئے

(حضرت ستار وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تشنۂ دید ہوں آپ کا یا نبیؐ روئے زیبا مجھے اپنا دکھلایئے
میرے قلب ونظر میں سما جایئے یا تصور میں تشریف لے آیئے

ہجر میں دل شکستہ میں کب تک رہوں اور فرقت کے صدمے کہاں تک سہوں
جو گزرتی ہے دل پر وہ کس سے کہوں اپنے روضے پہ اب مجھ کو بلوایئے

سیرِ دنیائے فانی سے دل بھر گیا چاہتا ہوں ملے دردِ عشق آپؐ کا
بھول جاؤں میں سب کو سوا آپؐ کے اب محبت کا وہ جام پلوایئے

اے پناہ گاہِ عالم خدا کی قسم ہم غریبوں کا بس آسرا آپ ہیں
جب بجز آپ کے کوئی پرساں نہیں پھر کہاں جائیں ہم، ہم کو بتلایئے

بخش دیجے حضورؐ اس کے جرم وخطا ہے یہ ستارؔ عاصی غلام آپؐ کا
آپؐ اللہ کے پیارے محبوب ہیں اس گنہگار پر رحم فرمایئے

(حضرت ستارؔ وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہت بے تاب ہے اب قلبِ مضطر یا رسولؐ اللہ
دکھا دیجے مجھے روئے منور یا رسولؐ اللہ
مری تسکینِ خاطر کا یہی اِک شغل باقی ہے
میں جیتا ہوں تمہارا نام لے کر یا رسولؐ اللہ
نگاہیں ڈھونڈھتی ہیں جب تجلیٔ رُخ تاباں
تصور میں، میں کھو جاتا ہوں اکثر یا رسولؐ اللہ
تمہیں پر ناز ہے مجھ کو مرے وارث مرے آقا!
تمہیں تو ہو شفیعِ روزِ محشر یا رسولؐ اللہ
جھکی تھی دیکھ کر جس کو ازل میں سب کی پیشانی
اُسی نورِ ازل کا تم ہو پیکر یا رسولؐ اللہ
خدارا دیکھ لو اِک بار تم چشمِ عنایت سے
کہ برگشتہ ہے کچھ میرا مقدّر یا رسولؐ اللہ
بس اِک حسرت ہے ستارِ حزیں کی کاش پوری ہو
تمہارا سنگ در ہو اور مرا سر یا رسولؐ اللہ

(حضرت ستّار وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مشکل ہے غمِ عشق میں بیمار کا جینا
اب جلوہ دکھا دیجئے سرکارِ مدینہ

حسرت ہے یہی تاجورِ ملکِ رسالت
ہو آپؐ کے جلوؤں سے منور میرا سینہ

ہے آپؐ کی سرکار ادب گاہِ ملائک
مجھ کو بھی سکھا دیجئے اُلفت کا قرینہ

اے خلد ! بجا ہے کہ تو افلاک نشیں ہے
سرکارؐ کے قدموں میں ہے لیکن تیرا زینہ

قرباں نہ ہوں کیوں گلشنِ جنت کی بہاریں
ہے مشک سے بہتر میرے آقاؐ کا پسینہ

ہوں لاکھوں درود اور سلام آپؐ پہ مولا
ہے اب شبِ فرقت میں یہی وردِ شبینہ

ستارؔ حزیں بس مئے توحید کا اِک جام
مئے خانۂ سرکارِؐ دو عالم سے ہے پینا

(حضرت ستارؔ وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

اعجازِ محبت

کملی والے سے محبت ہو گئی
مہرباں مجھ پہ مشیت ہو گئی
یاد اُن کی بن گئی وجہِ قرار
نقش دل پر اُن کی صورت ہو گئی
وہ تصور میں مرے آنے لگے
یعنی تکمیل عبادت ہو گئی
اُن کا غم کرنے لگا غم خواریاں
مجھ کو غم کھانے کی عادت ہو گئی
سب حوادث چل دیئے منہ موڑ کر
ان کی جب چشم عنایت ہو گئی
جب ہوا شرمِ گنہ سے منفعل
مجھ پہ مائل ان کی رحمت ہو گئی
مل گیا ستاؔر ان کا دَردِ عشق
اب غمِ دُنیا سے فرصت ہو گئی

(حضرت ستاؔر وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سراپا میم کے پردے میں جب دیکھا محمدؐ کا
خدا خود دیکھتے ہی ہو گیا شیدا محمدؐ کا
نہ کیوں رُتبہ ہو پھر اعلیٰ سے بھی اعلیٰ محمدؐ کا
جمالِ کبریا ہے جب قدِ بالا محمدؐ کا
کواکب، کہکشاں، شمس و قمر، عرش بریں، جنت
جہاں دیکھو نظر آتا ہے نقشِ پا محمدؐ کا
خدائی اُسؐ کے قدموں پہ جھکی دیکھا ہے دُنیا نے
کہ ہے شاہِ جہاں ہر چاہنے والا محمدؐ کا
اُنہیں کی تو رضا ہے درحقیقت مرضیٔ مولا
وہی منشا خدا کا ہے جو ہے منشا محمدؐ کا
تصدق جان و دل کر دوں میں اُن کے روئے انور پر
دکھا دے اے خدا مجھ کو رُخِ زیبا محمدؐ کا
سلاطینِ جہاں کو بھی نہیں لاتا ہے خاطر میں
وہی ستارِ دیوانہ جو ہے منگتا محمدؐ کا

(حضرت ستار وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمؐ نے چمکا دیا قسمت کا ستارا آقا
سارا عالم مجھے کہتا ہے تمہاراؐ، آقا!
مل گیا جب سے غمِ عشق تمہارا آقا
ہو گیا میرا ہر اِک غم سے کنارا آقا
مجھ سے بیگانہ جو ہوتا ہے زمانہ ہو جائے
آپؐ کے عشق میں ہے یہ بھی گوارا آقا
میں ہوں محتاجِ کرم آپؐ کا اے شاہِ امَمؐ
آپؐ کی بھیک پہ ہے میرا گزارا آقا
آپؐ کو جب کسی مشکل میں پکارا میں نے
آپؐ نے بڑھ کے دیا مجھ کو سہارا آقا
مہرباں ہو کے مدینے میں بُلا لو مجھ کو
سبز گنبد کا کروں میں نظارا آقا
ناز جتنا بھی نہ ہو کم ہے مجھے قسمت پر
لُطف فرما ہے جو ستّار وہ پیارا آقا

(حضرت ستّار وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عجب پُر کشش ہے بہارِ مدینہ
جسے دیکھئے ہے نثارِ مدینہ

شب و روز ہوتی ہے رحمت کی بارش
معطر ہیں لیل و نہارِ مدینہ

بہت ناز ہے تجھ کو جنت پہ رضواں
ذرا دیکھ نقش و نگارِ مدینہ

جھکاتی ہے سر کو یہاں سب خدائی
یہ ہے مسکنِ تاجدارؐ مدینہ

جہاں چین پاتے ہیں سب غم کے مارے
وہ ہے اللہ اللہ دیارِ مدینہ

وہ چہرہ الگ سب سے چمکے گا جس پہ
قیامت میں ہو گا غبارِ مدینہ

تڑپتا ہے فرقت میں ستارؔ مضطر
نگاہِ کرم شہر یارِ مدینہ

(حضرت ستار وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں شوقِ دید میں نکلوں جو گھر سے
نہ لوٹوں پھر مدینے کے سفر سے
ہو ایسا کیف اُلفت کے اثر سے
نہ اُٹھے سر درِ خیرالبشرؐ سے
ملیں پلکیں جب اُن کے سنگِ در سے
گہر برسیں ہماری چشم تر سے
اشارہ جنبشِ ابرو کا پا کر
گھٹا رحمت کی مجھ پر کیوں نہ برسے
نہیں دوری کا غم اے شاہِ خوباں
کہ تم ہو دُور کب فکر و نظر سے
تمہی تسکینِ قلبِ مضطرب ہو
کوئی کہہ دے یہ اس رشکِ قمر سے
ملی ستّار وارثؒ کی غلامی
مجھے نسبت ہے شاہِ بحر و بر سے

(حضرت ستّار وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن کے ٹکڑوں پہ شہنشاہوں کو پلتے دیکھا
تاج والوں کو بھی قدموں میں مچلتے دیکھا

وہؐ سخی ایسے کہ قاسم بھی ہیں مختار بھی ہیں
بھیک سے اُنؐ کی نصیبوں کو بدلتے دیکھا

اللہ اللہ وہ بنتا گیا قرآنِ مبیں
دہنِ پاک سے جو لفظ نکلتے دیکھا

جھولیاں آ کے یہاں بھرتے ہیں لاکھوں منگتا
چشمۂ فیض اِسی دَر سے اُبلتے دیکھا

عبد و معبود کا جب آپؐ نے رشتہ جوڑا
نوعِ انساں کو غلامی سے نکلتے دیکھا

اُنؐ کی زُلفوں کے خم و پیچ میں جو بھی اُلجھا
عمر بھر اُس کو نہ پھر ہم نے نکلتے دیکھا

گلشن خلد کی زینت ہے اُسی سے ستّار
آتشِ عشقِ نبیؐ میں جسے جلتے دیکھا

(حضرت ستّار وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

اُمی لقب اور علم کا مصدر صلی اللہ علیہ وسلم
اہل سخن ہیں آج بھی ششدر صلی اللہ علیہ وسلم

شعلہ زیبا نور کا پیکر کون و مکاں ہیں جس سے منور
حسنِ خدائے پاک کا مظہر صلی اللہ علیہ وسلم

صدرِ زمانہ سرورِ عالم ہادیٔ دوراں عظمت آدمؑ
وارثِ اُمت مالکِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

مونس و ہمدم ناصر و یاور شافعِ محشر بندہ پرور
شیدا ہے اُس پر خالقِ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم

فضل و شرف میں سب سے محکم دونوں جہاں کا محسنِ اعظم
اکرم و اکمل طاہر و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم

حاصلِ ایماں اس کی محبت اُس کا تصور عین عبادت
شانِ نبوت ختم ہے اُس پر صلی اللہ علیہ وسلم

اُس کا کرم ہے سایہ گستر، ہے جو سکونِ قلب میسر
جاری ہے پیہم میری زباں پر صلی اللہ علیہ وسلم

تاجِ شفاعت سر پہ سجا ہے، ساری خدائی اُس پہ فدا ہے
اُس کا یہ رُتبہ اللہ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم

حسرتِ دل ہو کاش یہ پوری آئے قضا ستار جو میری
سجدہ کناں ہوں اُس کے در پر صلی اللہ علیہ وسلم

(حضرت ستار وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بلغ العلیٰ بکمالہٖ تو عروجِ حسن کمال ہے
تیری رفعتوں کی نہ حد کوئی نہ بلندیوں کی مثال ہے
کشف الدجیٰ بجمالہٖ، تو سراپا حسن و جمال ہے
ترے سامنے کوئی آ سکے یہ کہاں کسی کی مجال ہے
حسنت جمیع خصالہٖ، تری ذات پاک ہے، اے شہاؐ
جسے آرزوئے عروج ہے نہ کہیں پہ فکرِ زوال ہے
صلوٰا علیہ وآلہٖ، تجھے رب نے بھیجا سلام خود
کہ اِسی سلام کی مستحق تریؐ ذات ہے تری آلؐ ہے
وہی آستانِ رسولؐ ہے جہاں رحمتوں کا نزول ہے
جہاں قدسی محوِ سجود ہیں جہاں کعبہ محوِ جمال ہے
میں فقیر خوگرِ رنج و غم وہ شہنشہ عرب و عجم
مجھے اس نے اپنا بنالیا یہ کرم کی اُس کے مثال ہے
میں اسیر فطرتِ عشق ہوں کہ سوائے اسکے میں کیا کہوں
میں اسی کے عشق میں مرمٹوں تو یہ بندگی کا کمال ہے

(حضرت ستارؔ وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ کے محبوب ہیں، آقا ہیں ہمارے
ہم زندہ ہیں سرکارِ مدینہ کے سہارے

اے رحمت کونین! میں منگتا ہوں تمہاری
منجھدار میں ہے ناؤ لگا دیجے کنارے

جس نے بھی کرم آپ کا دیکھا ہے کئی بار
اُس کی ہے دُعا آپ کو ہر وقت پکارے

حسنینؑ کے صدقے میں مری لاج بھی رکھنا
دکھلائے ہیں سوتے میں جو طیبہ کے نظارے

وارثؒ کی عنایت سے ہے سکھ چین ریاست
جو آلِ نبیؐ، مولا علیؑ کے ہیں دُلارے

(خانم انتخاب بیگم عرف ریاست بی رحمتہ اللہ علیہا)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے روضے پہ آقا بلا لیجئے
بے کلی میرے دل کی مٹا دیجئے
آپؐ ہی دونوں عالم کے سلطان ہیں
دونوں عالم کی بگڑی بنا دیجئے
آرزو ہے یہی اب مری جیتے جی
جام کوثر کا مجھ کو پلا دیجئے
کربلا کے شہیدوں کے صدقے حضورؐ
میرے سارے گنہ بخشوا دیجئے
پنجتنؑ پاک کی مجھ کو اُلفت ملی
میری اولاد کو بھی عطا کیجئے
غوث اعظمؒ ہوں یا شاہِ وارث علیؒ
آلؑ کا اپنی صدقہ عطا کیجئے
التجا آپ سے ہے حبیب خدا
اب ریاست کو جلوہ دکھا دیجئے

(خانم انتخاب بیگم عرف ریاست بی رحمتہ اللہ علیہا)

حرم پاک سے واپسی پر

اِک شور تھا محفل میں وہ کیسے چلا آیا؟
اِک اُنؐ کا اشارہ تھا وہ پا کے چلا آیا
خالی میرا کاسہ تھا میں پیش بھی کیا کرتا
کچھ اشک ندامت تھے وہ دے کے چلا آیا
کچھ سجدے تڑپتے تھے پیشانی میں مدت سے
سنگِ در جاناں پر وہ کر کے چلا آیا
اب تو غمِ فرقت ہے اور اُنؐ کا تصور ہے
دیدار کی حسرت ہے وہ لے کے چلا آیا
وہ بھی کبھی کہہ دیں یہ دیوانہ ہمارا ہے
چھوٹی سے تمنا تھی وہ لے کے چلا آیا
گزرے گی وہاں کیسی؟ جبّار کسے معلوم
اِک اُنؐ کا وسیلہ ہے وہ لے کے چلا آیا

(حضرت جبّار وارثی علیہ الرحمہ)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحت شاہِ دو عالمؐ کا سلیقہ دے دے
میرے مالک مجھے جبریلؑ کا لہجہ دے دے

خاکِ راہِ شہؐ کونین عطا کر مجھ کو
اپنے الطاف وعنایت کا خزینہ دے دے

بوسۂ نقشِ کفِ پائے نبیؐ چاہتا ہوں
مجھ کو پستی سے اٹھا اور یہ رُتبہ دے دے

دونوں عالم میں سرافراز بنا دے مجھ کو
اُنؐ کی نعلین کی تقدیس کا صدقہ دے دے

سطوتِ جاہ وحشم ہیچ ہے نظروں میں مری
تو مرے دل کو محبت کا سلیقہ دے دے

اب تو لگتا نہیں جی اور کہیں بھی مولاؐ
مجھ کو اِذنِ سفر منزلِ طیبہ دے دے

(ڈاکٹر سعید وارثی)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو نامِ اقدس حضور کا ہے وہی دوا ہے وہی دُعا ہے
میں اُن کی نسبت سے معتبر ہوں کرم یہ میرے حضور کا ہے

ندامتوں کے یہ گرم آنسو شکستہ دل کی یہ سرد آہیں
قبول کر لیں حضورؐ اس کو حقیر تحفہ فقیر کا ہے

مخالفت کی یہ تند آندھی دیا نہ میرا بجھا سکے گی
رسولؐ میرا کریم میرا محافظ اس کا بنا ہوا ہے

سخی کے در پر سوال کرنا خلافِ حدِّ ادب ہے آقاؐ!
تجھےؐ پتہ ہے تجھے خبر ہے جو حال تیرے سعید کا ہے

(ڈاکٹر سعید وارثی)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو عطا کیا تھا صہیبؓ کو مرے عشق کو وہ کمال دے
کبھی ذکر جوشِ جنوں چھڑے تو زمانہ میری مثال دے

ہے مری نوا مرا مسئلہ مرے فکر و فن کو اُجال دے
مجھے آگہی کا سُرور دے مجھے کیفِ روحِ بلالؓ دے

مرا غم نہیں غمِ بے سبب نہیں اور کوئی مری طلب
مرا ربط تجھ سے رہے سدا کوئی خواب دے کہ خیال دے

مرا حرف حرف عطا تری، ترا تذکرہ مری شاعری
مری شاعری مری بندگی، مری بندگی کو کمال دے

ترا ذکر ہے ترا نام ہے یہی ہر نفس مرا کام ہے
یہ ترے مزاج کی بات ہے مجھے عیش دے یا ملال دے

یہ ترے فقیر گدائے در تری نسبتوں سے ہیں معتبر
انہیں مست کیفِ نگاہ کر انہیں شانِ ترکِ سوال دے

یہ مجال میری کہاں کہ میں ترے قرب کی کروں آرزو
یہ کرم بہت بخدا کہ تو مجھے نقشِ پا کا وصال دے

(ڈاکٹر سعید وارثی)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عصمت غنچہ و گل ٹھہرے نشانی اُس کی
ایک پاکیزہ صداقت ہے کہانی اُس کی
ذکر ہر اک کی زباں پر ہے ازل سے اُس کا
بات ہوتی ہی نہیں پھر بھی پُرانی اُس کی
حسنِ یوسف بھی بجا، عشقِ زلیخا بھی بجا
خلقت شہر ہوئی پھر بھی دیوانی اُس کی
جیسے قرآن کی آیاتِ گرامی کا نزول
کتنی معصوم و مقدس ہے جوانی اُس کی
ہائے وہ لفظ و معانی کے اُبلتے چشمے
یعنی پیغام خدا اور زبانی اُس کی
نکہت گل ہے کہ انداز تکلم اُس کا
کون بھولے گا بھلا غنچہ دہانی اُس کی
ایک خوشبو سی بکھر جاتی ہے ہر سمت سعیدؔ
بات کرتی ہے اگر رات کی رانی اُس کی

(ڈاکٹر سعیدؔ وارثی)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سبز گنبد کے جلوے ہوں پیشِ نظر اس طرح دردِ دل کی دوا چاہیئے
حاصلِ بندگی ہے یہی اِک دُعا، ہم کو خاکِ درِ مصطفیٰ ؐ چاہیئے
آنسوؤں سے کریں گی نگاہیں وضو روضۂ پاک جب آئے گا روبرو
ہے یہی گفتگو ہے یہی جستجو دل کو اس کے سوا اور کیا چاہیئے
جالیوں سے لپٹ کر دُعائیں کریں بھیگی آنکھوں سے روضے کو دیکھا کریں
اُن ؐ کی گلیوں کے ذرّوں کو چوما کریں ہم ہیں بیمار خاکِ شفا چاہیئے
رقص کرتے چلیں مست بن کر رہیں ہم مدینے سے مولاؐ نہ واپس پھریں
خاک بن کر ترےؐ راستوں میں بچھیں یہ اجازت شہِؐ دوسرا چاہیئے
جب کبھی یاد اُن کی مجھے آئے گی اُن کی رحمت مجھے آکے لے جائے گی
یہ سفر بے خودی کا سفر ہے یہاں کوئی ساتھی نہ قبلہ نما چاہیئے
کوئی پاگل کہے کوئی وحشی کہے اور وحشی تریؐ یاد میں گم رہے
تیرے نقشِ کفِ پا کو سجدہ کرے ہر قدم یہ کرم یہ عطا چاہیئے
یہ اسیرِ ستم یہ سعید آپؐ کا منتظر آپ کے لطف کا ہے شہاؐ
ہو حضورؐ اس طرف بھی نگاہِ عطا، جنبشِ چشمِ احساں ذرا چاہیئے

(ڈاکٹر سعید وارثی)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسرتِ دید میں بن جائیں نہ پتھر آنکھیں
منتظر آپؐ کی رہتی ہیں برابر، آنکھیں

آ بھی جاؤ کہ ابھی تک یہ دیے روشن ہیں
ورنہ دیکھوں گا تمہیںؐ کیسے گنوا کر آنکھیں

بارشِ لطف کہ اب آنکھ میں آنسو بھی نہیں
رفتہ رفتہ کہیں ہو جائیں نہ بنجر آنکھیں

دیکھتا ہوں کہ ہے تا حدِ نظر دُھند ہی دُھند
سوچتا ہوں کبھی رکھتا تھا منور آنکھیں

پھر مری کم نگہیؐ وجہ غم جاں کیوں ہو
دیکھ لیں کاش ترےؐ نور کا پیکر آنکھیں

یوں مرا شہر بصارت رہے آباد سدا
بند ہو جائیں اگر آپؐ کو پا کر آنکھیں

عالم خواب ہو یا عالم بیداری ہو
دیکھ لیتی ہیں ترےؐ شہر کا منظر آنکھیں

(ڈاکٹر سعید وارثی)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

من جملۂ الطاف و عطا مانگ رہا ہوں
سرکارؐ کی خاکِ کفِ پا مانگ رہا ہوں

ہوں طالب دنیا کہ نظر میں ہے مدینہ
حیران فرشتے ہیں کہ کیا مانگ رہا ہوں

اس درجہ یقیں رکھتا ہوں میں ان کے کرم پر
خواہش ہے دوا کی نہ دُعا مانگ رہا ہوں

مہکی ہوئی زلفوں کا جسے قرب ملا ہے
جھونکا وہی خوشبو کا صبا مانگ رہا ہوں

مطلوب ہے خوشنودیٔ سرکارؐ مدینہ
ہے خوف سزا کا نہ جزا مانگ رہا ہوں

(ڈاکٹر سعید وارثی)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسیر بے خبری ہیں تری خبر کے لیے
یہ وضع ہم نے بنا لی ہے عمر بھر کے لیے

سجی ہے محفلِ امکاں برائے خواجۂ کل
بنا ہے سارا جہاں سید البشر کے لیے

ہوں رہِ نورد مدینہ مرا مقام ہے اور
شجر کی چھاؤں تو ہے طائرِ شجر کے لیے

کنشت و دیر و حرم سے غرض نہیں مولاؐ
جبینِ شوق کے سجدے ہیں تیرے در کے لیے

نظر نظر میں جلے ہیں چراغِ عشق حضورؐ
یہ روشنی ہے بہت عمر مختصر کے لیے

(ڈاکٹر سعید وارثی)

آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آ گئے مصطفیٰ مرحبا مرحبا چھا گئی ہر طرف رحمتوں کی گھٹا
اُنؐ کے نقش قدم کا جو بوسہ لیا چاند سورج ستاروں نے پائی ضیاء

دیپ جلنے لگے پھول کھلنے لگے آج مئے خوار پی کر سنبھلنے لگے
بہکی بہکی ہوا مہکی مہکی فضا جھوم اُٹھا مے کدہ، آئے خیرالوریٰ

حامی بے کساںؐ، شاہِ کون و مکاں، رحمتِ بے کراں، شافعؐ عاصیاں
باعثِ کن و فکاں، سرورِ دو جہاں، تیری چشمِ کرم کا ہمیں آسرا

آنکھ بھیگی ہوئی اور خاموش لب تجھؐ سے محبوبؐ رب ہم کریں کیا طلب
ہے گذارش یہی روز و شب باادب، ہو عطا دردِ دل کی ہمیں بھی دوا

دیکھ حالِ زبوں اور کیا میں کہوں دور کب تک رہوں غم کے صدمے سہوں
در پہ ہو حاضری جاگے قسمت مری بس یہی ہے طلب بس یہی ہے دُعا

غم نہیں ہے تعاقب میں گر رات ہے میرے ہاتھوں میں آقاؐ ترا ہاتھ ہے
توؐ سدا مشکلوں میں مرے ساتھ ہے کیا بگاڑے گا آخر زمانہ مرا

دو جہاں کی ہے شاہی گدائی تریؐ تو خدا کا ہے ساری خدائی تریؐ
لاج رکھ لے ذرا وارثی کی شہا شاہ وارثؒ کا مولاؐ تجھے واسطہ

(ڈاکٹر سعید وارثی)

ہدیۂ نعت

(بہ فیضانِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سر تا قدم ہیں نورِ ربُّ العُلیٰ محمد (صل علیٰ محمد)
ہر سو ہیں اس جہاں میں جلوہ نما محمد (صل علیٰ محمد)

محبوبِ کبریا ہیں سردارِ انبیاء ہیں
سلطانِ دوسرا ہیں بعد خدا محمد (صل علیٰ محمد)

وہ سَرورِ رُسل ہیں وہ پیشوائے کُل ہیں
وہ ہادیٔ سبل ہیں نورِ الہدیٰ محمد (صل علیٰ محمد)

وہ رحمتِ مجسم، وجہ قرارِ عالم
پیشِ خدا ہیں ہر دم محوِ دُعا محمد (صل علیٰ محمد)

اَنبوہِ انبیاءؑ میں وہ ختم مرسلیں ہیں
ہیں مصطفیٰ محمدؐ، ہیں مجتبیٰ محمد (صل علیٰ محمد)

توصیفِ مصطفیٰ میں پاسِ ادب ہے لازم
کہتا نہیں خدا بھی اُن سے کہ یا محمد (صل علیٰ محمد)

خواجہ معینؒ الدیں کا ہے یہ رشید احساں
مضرابِ سازِ جاں ہے ”جانانِ ما محمد“ (صل علیٰ محمد)

(رشید وارثی)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روضۂ شاہ پہ سوغات کے قابل کیا ہے
دو جہاں اُن پہ فدا ایک مرا دل کیا ہے
راہِ طیبہ کے مسافر کو نہیں اِس سے غرض
موجِ طوفان ہے کیا، عشرتِ ساحل کیا ہے
ایک بندے کے تصرف میں دو عالم دیدے
شانِ قدرت کے لیے بات یہ مشکل کیا ہے
کہکشاں! تیری بدولت ہمیں ادراک ہوا
نقشِ پائے شہِ والا سے مماثل کیا ہے
دیدۂ قاصد اسریٰ پہ صحیفہ اُترے
قابَ قوسین ہے کیا قرب کی منزل کیا ہے
جس کے کشکولِ بصارت کو دُرِ دید ملے
پوچھئے اُس سے کہ بینائی کا حاصل کیا ہے
اثرِ رعبِ جمالِ شہِ خوباں سے رشیدؔ!
زرد سورج کا ہے چہرا مہِ کامل کیا ہے

(رشیدؔ وارثی)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحتِ شاہِ مدینہ میں کھلی ہیں آنکھیں
ترجماں دل کی ہمیشہ سے رہی ہیں آنکھیں
جب سے سرکارؐ کی چوکھٹ پہ جھکی ہیں آنکھیں
جانب خلد بریں بھی نہ اُٹھی ہیں آنکھیں
کسی پتھر کی تراشیدہ نظر آتی ہیں
اِس طرح گنبد خضراء پہ جمی ہیں آنکھیں
حرمِ پاک پہ سجدوں سے جبیں روشن ہے
سرمۂ خاک مدینہ سے سجی ہیں آنکھیں
بے سبب تو نہیں آنکھوں میں حنائی رنگت
رات بھر عطر محبت میں بسی ہیں آنکھیں
آئے گا پردۂ بینائی پہ جلوہ اُن کا
لطف سرکارِؐ مدینہ پہ لگی ہیں آنکھیں
نام سرکارؐ پہ آنسو اُمنڈ آتے ہیں رشید
اپنے اجدادؒ کی آنکھوں پہ گئی ہیں آنکھیں

(رشیدؔ وارثی)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری شب گمان کو صبح یقیں بنائیں تو
چشمِ کرم کا واسطہ جلوہ ذرا دِکھائیں تو

میں تو حضورؐ آپ کا روزِ ازل سے ہو چکا
معراجِ عاشقی ہے، آپ اپنا مجھے بنائیں تو

دست خرد بجھا نہ دے آقا شرارِ عشق کو
عکس جمالِ پاک سے شعلہ اِسے بنائیں تو

روحِ روانِ کائنات، رنج و الم سے ہو نجات
اپنے مریض عشق کو قدموں میں اب بُلائیں تو

اُن کا وجود بے گماں، راحت دل سکونِ جاں
بزم تصورات میں لیکن کبھی وہ آئیں تو

صبح ازل کے آفتاب، شام ابد کے ماہتاب
"چہرۂ پاک سے نقاب آپ ذرا اُٹھائیں تو"

مختارِؐ کائنات کا دستِ عطا دراز ہے
آؤ رشیدؔ وارثی دستِ طلب بڑھائیں تو

(رشیدؔ وارثی)

نعت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معراج یہ انسان کی عظمت کے لیے ہے
اللہ کا محبوب ہدایت کے لیے ہے
جو چیز بھی تخلیق ہوئی بزم جہاں میں
سرکارِ دو عالم کی اطاعت کے لیے ہے
اے ختم رسل! داورِ محشر کی بشارت
تا حشر ترے عہد رسالت کے لیے ہے
اے صاحب قرآں! ترا منشورِ گرامی
ہر دور کے انساں کی ضرورت کے لیے ہے
اللہ کے محبوبؐ! ترا رُوئے منور
آئینہ صفت جلوۂ قدرت کے لیے ہے
اے قاسمؐ دَوراں! ترا فیضان مواہب
سرمایۂ تسکیں مری غربت کے لیے ہے
اے رحمت عالمؐ! ترا آئین محبت
تسکین فزا ساری ہی خلقت کے لیے ہے
اُس شاہد خوباں پہ مری جان فدا ہو
مضطر جو غریبوں کی رفاقت کے لیے ہے
ہر لحظہ رشیدؔ اُس شہِؐ مرداں کا قبیلہ
آمادہ ضعیفوں کی حمایت کے لیے ہے

(رشیدؔ وارثی)

شوقِ باریابی

رہتی ہے مرے دل میں تمنائے مدینہ
اب جاگتی آنکھوں سے نظر آئے مدینہ

یارب! میں درِ شاہؐ کے قابل تو نہیں ہوں
لیکن تری رحمت مجھے پہنچائے مدینہ

جو اِذنِ حضوری کی دُعا مانگ رہے ہیں
اب اُن کے مقدر میں لکھا جائے مدینہ

میں بیکس و مجبور ہوں ، سرکارؐ دو عالم!
در پہ مجھے بلوایئے آقائے مدینہ

جو طالب جنت ہیں، اُنہیں خلد عطا ہو
فردوس کے بدلے مجھے مل جائے مدینہ

ہم لوگ تو زندہ ہیں اِسی حسنِ یقیں پہ
غم خوار ہیں اُمت کے شہنشائے مدینہ

ہو جانِ رشیدؔ اُنؐ کے نواسوںؓ پہ تصدق
شاہد ہوں مرے حال پہ آقائے مدینہ

(رشیدؔ وارثی)

مدحتِ خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یارب درِ رسولؐ پہ حاضر غلام ہو
وردِ زبانِ شوق درود و سلام ہو

کل انبیاءؑ کی جن کو امامت عطا ہوئی
اب اُن کی اقتدا میں سجود و قیام ہو

پیشِ نظر ہو سیرتِ محبوبؐ کردگار
ہم کو متاعِ علم و ہنر سے یہ کام ہو

پہنچوں حضورِ داورِ محشر تو اِس طرح
میری زباں پہ مدحتِ خیرالانامؐ ہو

یارب! جمالِ گنبدِ خضریٰ ہو سامنے
جب زندگی کے مہر درخشاں کی شام ہو

جن کو ملا ہے رحمتِ کونین کا خطاب
پھر کیوں عطا نہ اُن کی زمانے پہ عام ہو

جب ہو رشیدؔ حاضرِ دربارِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
اشک رواں غلام کا طرزِ کلام ہو

(رشیدؔ وارثی)

خوشبوئے رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باغ طیبہ سے آگئی خوشبو　　غنچۂ جاں کھلا گئی خوشبو
جس طرف سے حضورؐ گزرے ہیں　　راستوں کو بسا گئی خوشبو
بزمِ عالم میں اُن کے آنے سے　　منظروں میں سما گئی خوشبو
میرے سرکارؐ کے پسینے سے　　اپنی معراج پا گئی خوشبو
سیرتِ مصطفیٰؐ کے پھولوں سے　　فکر انساں پہ چھا گئی خوشبو
نقش نعلین چومنے کے لیے　　خاکِ طیبہ میں آگئی خوشبو
کون گزرا مقام سدرہ سے　　قدسیوں کو بتا گئی خوشبو
جسم حسنینؓ سونگھتے تھے حضورؐ　　اپنے پھولوں کی بھا گئی خوشبو
چشم یعقوبؑ ہو گئی بینا　　شکل یوسفؑ دکھا گئی خوشبو
اُن کے آنے سے قبل محفل میں　　عطر بیزی کو آگئی خوشبو

وہ جو آئے، مشام جاں میں رشیدؔ
روح بن کر سما گئی خوشبو

(رشیدؔ وارثی)

لطفِ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیسی تسکیں ملی اُن کے دربار سے، لطف سرکارؐ سے
دل کو فرصت ہوئی فکرِ اغیار سے لطف سرکارؐ سے
خواب میں کاش آجائے مجھ کو نظر حسن خیرالبشرؐ
خواب دیکھوں مگر چشم بیدار سے، لطف سرکارؐ سے
خود مریضانِ غم کیمیا ہو گئے، کیا سے کیا ہو گئے
دیکھتا ہے خدا بھی انہیں پیار سے، لطف سرکارؐ سے
سب دُعائیں درودوں کے زیرِ اثر مستجاب ہوگئیں
ہم سبک ہو گئے قیدِ آزار سے، لطف سرکارؐ سے
جیسا مجھ کو بناتے گئے مصطفیٰؐ، ویسا میں ہو گیا
یہ ہی نسبت ہے نقطے کو پرکار سے، لطف سرکارؐ سے
یہ زمیں آسماں، حلقۂ دوجہاں، وسعتِ لامکاں
سب ہیں نکہت فشاں سب ضیاء بار سے، لطف سرکارؐ سے
پنجتنؑ کی رشیدؔ ہم کو چاہت ملی، کیا کرامت ملی
روح پُرکیف ہے جسکے اظہار سے، لطف سرکارؐ سے

(رشیدؔ وارثی)

مدحتِ شاہِ اُمم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکارؐ یونہی آپؐ کا لطف و کرم رہے
یہ سر ہمیشہ آپ کی چوکھٹ پہ خم رہے

اُڑنے نہ پائیں جیب و گریباں کی دھجیاں
قائم فقیرِ در کا ہر اِک سو بھرم رہے

فرصت ہی مل سکے نہ درود و سلام سے
ہر دم زباں پہ مدحتِ شاہِ اُمم رہے

اس طرح عشق آپ کا دنیا میں عام ہو
ہر آنکھ آپ ہی کی محبت میں نم رہے

دنیا کے مال و زر میں برابر نہیں سبھی
لیکن متاعِ عشق میں کوئی نہ کم رہے

ہر بات بھول جاؤں جہانِ خراب کی
تازہ ہمیشہ اُنؐ کے نواسوںؓ کا غم رہے

''مصروفِ حق ہوں بندگیِٔ بوترابؓ میں''
لوحِ مزار پہ یہ عبارت رقم رہے

جب آفتاب حشر کی گرمی ہو چار سو
سایہ ردائے پاک کا ہم کو بہم رہے

اُنؐ کا خیال دل میں سمایا رہا رشید
ہم بے نیازِ منزلِ دیر و حرم رہے

(رشید وارثی)

مدحتِ محبوبِ سبحانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھ رکھیں باوضو، دل کی نگہبانی کریں
یوں حبیبؐ کبریا کی ہم ثنا خوانی کریں

اُن کی عظمت کیا بیاں ہو گی اگر یہ دو جہاں
تا قیامت مدحت محبوبؐ سبحانی کریں

ہم ثنا خوانِ نبیؐ جب حاضر دربار ہوں
لحنِ داؤدی میں یارب ! زمزمہ خوانی کریں

اب خدا جانے ہماری کیا وہاں اوقات ہو
حضرت جبریلؑ بھی جس در کی دربانی کریں

اللہ اللہ اُس شہِؐ ہر دوسرا کا اختیار
جس کی گلیوں کے بھکاری بھی جہاں بانی کریں

اپنے نقش پا کا اِک بوسہ ہمیں خیرات دیں
یوں سیہ کاروں کی وہؐ تابندہ پیشانی کریں

خالق و مخلوق کے پیارے کا دامن تھام کر
سب مسلماں متحد اجزائے ایمانی کریں

وارثؔی یوں منکشف ہوں اُنؐ کے اوصافِ جمیل
''آیۂ رحمت[۱]'' سے ہم تفسیر قرآنی کریں

(رشیدؔ وارثی)

[۱] حضرت ستارؔ وارثی رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف ''آیۂ رحمت''

نعتِ رسولِ اَنام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

توصیف کر رہا ہوں رسولِ انام کی
تفسیر ہو رہی ہے خدا کے کلام کی

یہ ساری کائنات خدا کی ثناء کے بعد
تسبیح پڑھ رہی ہے محمدؐ کے نام کی

شامل درود جب سے ہوا ہے نماز میں
تاثیر بڑھ گئی ہے سجود و قیام کی

ختم رُسل کے اسوۂ کامل کی شکل میں
تکمیل ہو گئی ہے خدا کے نظام کی

سوچو تو ایک لفظِ محبت میں جلوہ گر
تلخیص ہے حبیبؐ خدا کے پیام کی

پیش نظر ہے سیرتِ محبوبِؐ کردگار
ہر شخص محترم ہے نظر میں غلام کی

اُلفت ملی ہے آلِؑ نبیؐ کی جنہیں رشیدؔ
اُن پر خدا نے نعمت کبریٰ تمام کی

(رشیدؔ وارثی)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے لب پہ نعت رسولؐ ہے میرے دل میں یادِ حبیب ہے
یہ میرے نصیب کی بات ہے رگِ جاں سے بھی وہ قریب ہے
وہ چراغِ جلوۂ طور ہے وہ سراپا آیۂ نور ہے
دل و جان کا وہ سرور ہے، غمِ دو جہاں کا طبیبؐ ہے
اے سفیرِ کشورِ لامکاں، اے سراپا رحمتِ دو جہاں!
میرا سر ہو اور ترا آستاں، یہی التجائے غریب ہے
تیری دید کی مجھے آرزو ترے نقشِ پا کی ہے جستجو
تیرے نام سے میری آبرو، تیرا عشق میرا نصیب ہے
کبھی نقشِ پا ترے عرش پر، سر ناز ہے کبھی فرش پر
یہ نیاز و ناز کا سلسلہ بخدا عجیب و غریب ہے
میرا ہر نفس یہ کلام ہو، میری بندگی کو دوام ہو
صبح و شام اس پہ سلام ہو جو خدا کا پیارا حبیبؐ ہے
یہ رشیدؔ اُنؐ کا کرم رہا، میرا دو جہاں میں بھرم رہا
میں فدائے آلِ رسولؐ ہوں میرا رفعتوں پہ نصیب ہے

(رشیدؔ وارثی)

نعت ہادیٔ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تم ہادیٔ کونین ہو قرآں نما ہو
اُمت کے نگہباں ہو، محبوب خدا ہو

تم بحرِ مواہب ہو تمہی موجِ سخا ہو
صحرا کی کڑی دھوپ میں رحمت کی گھٹا ہو

تم سَروَرِ خوباں ہو تمہی نازشِ دوراں
تم رحمتِ یزداں ہو تمہی حق کی رضا ہو

ملتا ہے درِ شاہؐ سے تاثیر کا جوہر
ہو سوزِ مناجات کہ اکسیرِ شفا ہو

اُس دل پہ فدا گلشنِ فردوس کی راحت
جس دل کے نہاں خانے میں تم جلوہ نما ہو

اُس شخص کی پہچان ہے عشقِ شہؐ والا
سو جان سے جو آلِ پیمبرؐ پہ فدا ہو

ہیچ اُس کی نگاہوں میں ہیں دُنیا کے خزانے
سرکارِ دو عالم کے جو ٹکڑوں پہ پلا ہو

طالب ہو اگر اہلِ خرد! حق کی رضا کے
اللہ کے محبوب کو ہر حال میں چاہو

خوشبو ہے رشید ایسے نسب نامے کا ورثہ
پشتوں سے جو توصیفِ رسالتؐ میں بسا ہو

(رشید وارثی)

نعتِ رحمتِ تمام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں نبیؐ کی یاد ہے مصروفِ اعتکاف
دن رات کر رہا ہے بدن میں لہو طواف
جن کو نہیں ہے اُن کی عطاؤں کا اعتراف
وہ لوگ کر رہے ہیں حقیقت سے انحراف
آنکھوں میں بس گیا ہے حبیبؐ خدا کا نام
کعبہ نظر بنی ہے تو پلکیں ہوئیں غلاف
مہکا رہا ہے فکر کی وادی کو اُن کا عشق
ہونے لگا ہے رازِ حقیقت کا انکشاف
اُن کے تصرفات کی روشن دلیل ہے
مغرب سے ڈوبتے ہوئے سورج کا انعطاف
مختارِؐ کل کے ایک اشارے کی دیر تھی
تیغ نظر سے پڑ گیا مہتاب میں شگاف
ہر آب جو میں ایک ہی سورج کا عکس ہے
گہرے سمندروں کو نہیں اس سے اختلاف
تخصیص کچھ حرم کی نہیں راہِ عشق میں
وہ نقشِ پا جہاں ہے ہمارا وہیں مطاف
سرکارؐ کے حضور ہے یہ التجا رشید
"اے رحمتِ تمام! میری ہر خطا معاف"[1]

(رشید وارثی)

[1] جگر صاحب کا مصرعہ

نعتِ حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں عروج پہ ہو یارب! مرے بخت کا ستارا
کبھی خواب میں وہ کہہ دیں تو غلام ہے ہمارا

دل و جاں بھی میں لٹا دوں تو گمان ہو رِیا کا
مرا عشق معتبر ہو، وہ اگر کریں اشارا

مرا سر زمین پر ہو، تو نصیب آسماں پر
کبھی اُن کے نقش پا کا میں اگر کروں نظارا

سگ رہگزر کو دیکھیں جو دیارِ مصطفیٰ ؐ میں
تو یہ آرزو ہو دل میں، یہ مقام ہو ہمارا

کوئی خالی ہاتھ جائے ترے در سے، غیر ممکن
کہ ترے کرم پہ آقاؐ ! دو جہاں کا ہے گزارا

مجھے دے گئے ہیں ورثہ جو وِلائے پنجتن ؑ کا
وہی میرے مقتدا ہوں، سرِ حشر بھی خدارا

کیا فدا کروں میں اُنؐ پہ، یہ رشیدؔ سوچتا ہوں
کہ حبیبؐ کبریا کا دو جہان ہیں اُتارا

(رشیدؔ وارثی)

ذکرِ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی بھی کام مسلسل نہیں ہونے پاتا
ذکرِ سرکارؐ معطل نہیں ہونے پاتا
محفلِ کون و مکاں میں ہے ازل سے جاری
تذکرہ اُن کا مکمل نہیں ہونے پاتا
عشقِ سرکارِؐ دو عالم کی حرارت کے بغیر
آئینہ قلب کا صیقل نہیں ہونے پاتا
نامِ نامی کی حلاوت کہ اسیرِ فرقت
عرصۂ ہجر میں بیکل نہیں ہونے پاتا
جب درودوں کے جلو میں ہو دُعا گرمِ سفر
بابِ ایجاب مقفل نہیں ہونے پاتا
ظلمتِ شب تو بڑی بات ہے طیبہ میں کبھی
سرمئی رات کا آنچل نہیں ہونے پاتا
بزمِ کونین میں سرکارؐ نہ آتے تو رئیسؔ
عقدۂ ذات کبھی حل نہیں ہونے پاتا

(رئیسؔ وارثی)

نعتِ ممدوحِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصویر کی تعریف مصور کی ثنا ہے
یوں نام محمد (ﷺ) سے عیاں حمدِ خدا ہے

جو سرورِ کونین کے کوچے کا گدا ہے
شاہانِ زمانہ سے وہ رُتبے میں سوا ہے

ہم خاک نشینوں کو کہاں تابِ ثناء ہے
واللہ تری ذات تو ممدوحِ خدا ہے

ہیں شہر و مضافات مدینے کے معطر
جنت کا دریچہ ترے کوچے میں کھلا ہے

بس نام محمدؐ ہے مرا مونس و یاور
بس نام محمدؐ ہی مرے دُکھ کی دوا ہے

ذرّاتِ قدم گہ کا مجھے تاج عطا کر
لب پہ ترے منگتا کے حضوری کی دُعا ہے

رحمت کی گھٹا جھوم کے اُٹھے گی یقیں ہے
داماں جو مرا گردِ معاصی میں اَٹا ہے

بس اُس کا مقدر ہے وِلا آلِ نبیؑ کی
سرکارِ دو عالم کا جسے عشق ملا ہے

جو شخص رئیس اُنؐ کی محبت میں مٹا ہو
اُس شخص کو اِس دارِ فنا میں بھی بقا ہے

(رئیس وارثی)

نعتِ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا جلوۂ سیرت ہے رسولؐ دوسرا کا
جامہ ہے تنِ پاک پہ اخلاقِ خدا کا

زیبا ہے انہیں بعدِ خدا ساری بڑائی
پایا ہے لقب آپؐ نے محبوبِ خدا کا

ہیں اُنؐ کی عطاؤں سے تو دشمن بھی قبایاب
کب دیکھا تھا دُنیا نے یہ انداز سخا کا

خوشبوئے سحر دیتی ہے غافل کو بصیرت
یہ خاص ہے فیضان مدینے کی فضا کا

یہ اُنؐ کا کرم ہے کہ نصؔیر ہم سے گنہگار
پاتے ہیں وراثت میں شرف اُن کی ثناء کا

(نصؔیر وارثی)

ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرشِ اعظم کا مہماں ہمارا نبیؐ
بزمِ عالم کا سلطاں ہمارا نبیؐ
جلوۂ نور یزداں ہمارا نبیؐ
خود سراپا ہے قرآں ہمارا نبیؐ
دافعِ جرم و عصیاں ہمارا نبیؐ
شافعِ جن و انساں ہمارا نبیؐ
تاجِ محبوبیت جس کو بخشا گیا
ہے وہ فخرِ رسولاں ہمارا نبیؐ
نور سے جس کے روشن ہے سارا جہاں
ہے وہ شمعِ فروزاں ہمارا نبیؐ
ساری مخلوق پہ دونوں عالم میں ہے
حق تعالیٰ کا احساں ہمارا نبیؐ
ہے نصیر اُنؐ کی چاہت سے دل کو سکوں
سب دکھوں کا ہے درماں ہمارا نبیؐ

(نصیر وارثی)

مدحتِ مولا علی علیہ السلام

انجمن آرا ہے ہر سو جلوۂ شانِ علیؑ
یونہی چمکے گا ابد تک مہر تابانِ علیؑ
اللہ اللہ دلکشیٔ حسنِ امکانِ علیؑ
جس کو دیکھو وہ ہوا جاتا ہے قربانِ علیؑ
آشکارا مصحف رُخ سے ہے کیا شانِ جمال
نقشِ حیرت بن گئے سب جانثارانِ علیؑ
منعقد ہے روضۂ مولا پہ اِک بزمِ طواف
جھولیاں بھرتے ہیں اپنی سب گدایانِ علیؑ
آج بھی گلزار ہیں دشت و بیاباں سب وہی
جھوم کے برسا جہاں بھی ابرِ نیسانِ علیؑ
مطمئن ہنگامہ محشر سے ہیں ان کے فقیر
اِک سکونِ مستقل ہے زیرِ دامانِ علیؑ
اُن کی عظمت کا بیاں ستاؔر ممکن ہی نہیں
ہے خدائے پاک جب خود ہی ثنا خوانِ علیؑ

(حضرت ستاؔر وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

بندگیٔ بوتراب علیہ السلام

میں بندۂ علی ہوں محبت علیؑ سے ہے
وابستہ آج بھی میری قسمت علیؑ سے ہے

مومن وہی ہے جس کو محبت علیؑ سے ہے
کاذب ہے وہ کہ جس کو عداوت علیؑ سے ہے

اللہ اور رسولؐ سے الفت علیؑ کو ہے
اللہ اور رسول کو الفت علیؑ سے ہے

بدر و حنین و خیبر و خندق گواہ ہیں
اسلام کی رگوں میں حرارت علیؑ سے ہے

بازوئے مصطفیٰؐ نے کیا ہے انہیں بلند
ظاہر علویت کی علامت علیؑ سے ہے

پروردۂ رسولؐ مکرم ہے اُن کی ذات
یوں بھی رسولؐ پاک کو اُلفت علیؑ سے ہے

وارثؒ علیؑ کی ذات سے منسوب ہوں رشیدؔ
مجھ بندۂ حقیر کو نسبت علیؑ سے ہے

(رشیدؔ وارثی)

بحضور جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

مرحبا بنتِ نبیؐ یا فاطمہؑ یا سیدہؑ!
زینتِ کاشانۂ شیرِ خدا یا سیدہؑ
مادرِ شبیرؑ و شبرؑ پارۂ جسمِ رسولؐ
طیبہؑ و طاہرہ، خیرالنساء یا سیدہؑ
آپ کا دستِ مبارک بوسہ گاہِ مصطفیٰؐ
مرحبا یہ شان یہ عزّ و علا یا سیدہؑ
بنتِ حوّاؑ کو ملا ہے آپ سے عز و شرف
آپ پہ نازاں ہے ذاتِ کبریا یا سیدہؑ
سابقِ ایمان و محسن ملتِ اسلام کی
بالیقیں ہیں آپ ہی کی والدہؑ یا سیدہؑ
کوثر و تسنیم و جنت ہے وراثت آپ کی
اپنے باباؐ کا کریں صدقہ عطا یا سیدہؑ
آپ نے شاداب رکھا ہے گلستانِ رسولؐ
اپنے پھولوںؑ سے سجا کر، کربلا یا سیدہؑ
میں، میرے ماں باپ قرباں آپکی ناموس پر
ہے یہی قربِ خدا کا راستہ یا سیدہؑ
اے بتولِؑ! اے فاطمہؑ زہرا کرم فرمائیے
ہے رشید وارثی کی التجا، یا سیدہؑ!

(رشید وارثی)

بحضور حضرت امام حسن علیہ السلام

اے نسیمِ باغِ رحمت شمعِ بزمِ فاطمیؓ
آشنائے سِرّ وحدت اے حسنؓ ابن علیؓ

سَروَر و سالارِ اہلِ کاروانِ اتقا
رہبرِ راہِ صداقت حافظِ دین نبیؐ

آبشارِ کیف و مستی انبساطِ جذبِ عشق
شاہد حُسنِ ازل اے محرم رازِ خودی

کائنات صبر کے اے شہر یارِ محترم
اہل تسلیم و رضا کو تو نے بخشی زندگی

بے نیازِ اقتدار و سطوت و جاہ و حشم
تیری ٹھوکر میں رہے گا تا ابد تاجِ شہی

اے امام روزگار اے زینت شام و سحر
تیرے خونِ پاک سے ہے کہکشاں میں روشنی

ہے فقیر بے نوا ستار بھی تیرا غلام
ہو نگاہِ لُطف اس پہ بھی پئے وارثؒ علی

(حضرت ستار وارثی علیہ الرحمۃ)

ذبح عظیم

جمالِ اسمِ محمدؐ کا آئینہ ہے حسینؑ
شکستہ کشتیٔ امت کا ناخدا ہے حسینؑ

حسینؑ جسمِ رسولِؐ خدا کا پارہ ہے
حسینؑ صبر و قناعت کا استعارہ ہے

حسینؑ منزلِ صبر و رضا کا رہبر ہے
حسینؑ خلق حبیبِؐ خدا کا مظہر ہے

حسینؑ خوابِ براہیمؑ کی حسیں تعبیر
حسینؑ آیۂ ذبحِ عظیم کی تفسیر

حسینؑ سیّدِ اشبابِ اہل جنت ہے
حسینؑ سینۂ خیرالوریٰ کی راحت ہے

حسینؑ باغِ رسالت کا وہ گل تر ہے
کہ جس سے محفلِ کون و مکاں معطر ہے

حسینؑ حیدرؑ کرار کی شجاعت ہے
لہو سے اس کے فروزاں چراغِ وحدت ہے

حسینؑ دستِ مشیت کا شاہکار ہے تو
حسینؑ گلشنِ توحید کی بہار ہے تو

چراغ ملتِ بیضا تجھی سے روشن ہے
شہیدِ کرب و بلا تو دلوں کی دھڑکن ہے

(رشید وارثی)

حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنَ الْحُسَیْن (حدیث شریف ترمذی)

ہے قولِ پاکِ رسولِؐ اکرم، حسین مجھ سے جدا نہیں ہے
جو ابن حیدرؓ سے بغض رکھے، ہمارا وہ با خدا نہیں ہے

حسینؑ باغ نبیؐ کا گل ہے، اُسی کے دَم سے ہیں سب بہاریں
اُسی سے گلشن میں دینِ حق کے خزاں کا اب شائبہ نہیں ہے

تمام اصحابؓ ہیں مکرّم تمام رشتے نبیؐ سے محکم
مقام صبر و رضا میں لیکن حسینؑ سا دوسرا نہیں ہے

ہزاروں بے دیں سپاہیوں کے مقابلے میں حسینؑ تنہا
یہ کہہ رہے ہیں کہ میرا حاکم کوئی خدا کے سوا نہیں ہے

ثبات و ہمت کا استعارہ حسینؑ اب نام ہے تمہارا
کرم کی ہم پہ نظر خدارا کہ ہم میں کچھ حوصلہ نہیں ہے

رہِ خدا میں لٹا دیا گھر وہ محوِ سجدہ تھے زیرِ خنجر
امامؑ عالی مقام جیسا کسی نے سجدہ کیا نہیں ہے

سلگتے صحرا میں اُس کے تن پر بجائے پانی کے تیر برسے
شہیدِ کرب و بلا کے لب پر رشیدؔ پھر بھی گلہ نہیں ہے

(رشیدؔ وارثی)

حضرت امامِ عالی مقام علیہ السلام

سرور امام حسینؑ ہیں سلطاں امام حسینؑ
خود دینِ حق ہیں، دیں کے نگہباں امام حسینؑ

سر دے دیا یزید کی بیعت نہ کی قبول
واللہ لا الہٰ کی ہیں بُنیاں امام حسینؑ

مشکل کشا و ناصرِ دوراں امام حسینؑ
فردِ فریدِ عالمِ اِمکاں امام حسینؑ

شایانِ دوشِ ختم رُسل آپ کی ہے ذات
شانہ نشینِ صاحبِ قرآں امام حسینؑ

ہے آپ ہی کے اسوۂ کامل کے، فیض سے
توحید کے چمن میں بہاراں امام حسینؑ

مولا کی سرفرازی کا منظر نظر میں ہے
پلکوں پہ کر رہا ہوں چراغاں امام حسینؑ

کیجے عطا رشیدؔ کو ظلِّ لوائے پاک
جب تپ رہا ہو حشر کا میداں امام حسینؑ

(رشید وارثی)

سید الشہداء علیہ السلام کے حضور

امامِ برحقِ اہلِ صفا امام حسینؑ
امیرِ قافلۂ کربلا امام حسینؑ
سکونِ قلبِ رسولؐ خدا امام حسینؑ
قرارِ جان و دلِ فاطمہ امام حسینؑ
ثباتِ ابنِ علیؑ سے عیاں یہ ہوتا ہے
رسولؐ پاک کا ہیں معجزہ امام حسینؑ
خلیلِ حق نے جو دیکھا تھا امتحاں کے لیے
وہ خواب آپ نے پورا کیا امام حسینؑ
تمہارے صبر نے اسلام کو بچایا ہے
مثالِ تیغِ علیؑ مرتضیٰ امام حسینؑ
تمہاری جرأت و ایثار کے بیاں کیلئے
کسی بشر میں نہیں حوصلہ امام حسینؑ
خدا کی راہ میں سب کچھ لٹا دیا تم نے
یہ دو جہان ہوں تم پر فدا امام حسینؑ
حسینؑ! تم ہو جگر گوشۂ رسولِ خدا
سلام تم پہ خدا کا ہو یا امام حسینؑ
خدا کا واسطہ محشر میں لاج رکھ لینا
رشید بھی ہے تمہارا گدا امام حسینؑ

(رشید وارثی)

بحضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تم شانِ پنجتنؑ کی سراپا نظیر ہو
ولیوں کے تاجدار ہو پیرانِ پیر ہو
شیرِ خدا کے نور ہو تم سیدہؑ کے لال
نازاں ہے جس پہ فقر وہ کامل فقیر ہو
در ہے تمہارا جودِ حسینؑ و حسنؑ کا در
فیضِ خدائے پاک کا گنجِ خطیر ہو
غوثؓ الوریٰ ہو مصدرِ لطف و کرم ہو تم
تم وارث نبیؐ ہو شہِ بے مشیر ہو
یکساں ہیں عاشقوں پہ تمہاری عنایتیں
کوئی فقیر ہو کہ امیر و کبیر ہو
رُتبہ تمہارا کیوں نہ ہو ولیوں میں سربلند
تم نائبِ رسولؐ ہو روشن ضمیر ہو
ہے منتظر کرم کا یہ ستّار بے نوا
بگڑی بنا دو اس کی کہ تم دستگیر ہو

(حضرت ستّار وارثی علیہ الرحمۃ)

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیرِ چشت شہِ بحر و بر غریب نوازؒ
چراغِ حضرتِ خیرالبشرؐ غریب نوازؒ
تمہارے جلوے ہیں پیشِ نظر غریب نوازؒ
نگاہ اُٹھتی ہے میری جدھر غریب نوازؒ
ہر ایک شکل میں دیکھوں تمہارا عکسِ جمیل
عطا ہو اب وہ شعورِ نظر غریب نوازؒ
تجلیوں سے تمہاری جواب بھی ہے معمور
تلاش کرتا ہوں وہ رہ گزر غریب نوازؒ
سنا ہے آپ غریبوں سے پیار کرتے ہیں
ہو مجھ غریب پہ بھی اِک نظر غریب نوازؒ
چھپا لو دامن رحمت میں میرے عیبوں کو
رسولؐ پاک کے نور نظر غریب نوازؒ
درِ حضور پہ حاضر ہے آپ کا ستار
خدارا لیجئے اس کی خبر غریب نوازؒ

(حضرت ستار وارثی علیہ الرحمۃ)

بحضور سرکار وارث پاک رضی اللہ عنہ

ہو چشمِ کرم اب تو بیمارِ غم پر عطا کر کوئی ایسا پیمانہ وارثؒ
ہر اک نقش باطل کو دل سے مٹا کر جو کر دے مجھے تیرا دیوانہ وارثؒ
ٹپکتی ہے تیری نگاہوں سے مستی پلا دے مجھے بھی نظر سے کچھ ایسی
ہر اک شئے کو تیرے سوا بھول جاؤں زباں پہ ہو بس تیرا افسانہ وارثؒ
مجھے رنگ میں اپنے اس طرح رنگ دے کہ مجھ پہ زمانے کا دھوکا ہو تیرا
تجھے سب پکاریں جدھر بھی میں جاؤں بنا دے مجھے ایسا مستانہ وارثؒ
محبت سے دل ایسا معمور کر دے کہ اُٹھ جائیں نظروں سے غفلت کے پردے
میری لاج رکھ لے کہ اب ساری دُنیا مجھے تیرا کہتی ہے دیوانہ وارثؒ
خوشا ذوقِ رندی، خوشا ذوقِ مستی ترا غم ہے بس حاصل مئے پرستی
فدا تجھ پہ میرا ہر اک نقش ہستی تو شمع ہے میں تیرا پروانہ وارثؒ
پلائے ہیں نظروں سے تو نے وہ ساغر کہ ہر سمت ہے شورِ اللہ اکبر
دُعا دے رہے ہیں تیرے مست پی کر سلامت رہے تیرا میخانہ وارثؒ
ہزاروں کی بگڑی بنائی ہے تو نے نوازا ہے لاکھوں کو تیرے کرم نے
یہ ستارؔ بیکس بھی منگتا ہے تیرا ہو اس پہ بھی لطفِ کریمانہ وارثؒ

(حضرت ستارؔ وارثی علیہ الرحمۃ)

بحضور حضرت حاجی محمد بشیر میاں رحمۃ اللہ علیہ

ہو اب تو مجھ پہ بھی چشمِ کرم بشیر میاںؒ
ستا رہے ہیں بہت رنج و غم بشیر میاںؒ
سوا تمہارے نہیں کوئی غم گسار مرا
سناؤں کس کو میں رُودادِ غم بشیر میاںؒ
گرائے برقِ ستم لاکھ بار مجھ پہ فلک
نہ یاد دل سے تمہاری ہو کم بشیر میاںؒ
تمہارے ہاتھ ہے اب لاج ہم غریبوں کی
نہ کھلنے پائے ہمارا بھرم بشیر میاںؒ
تمہارے در کے سوا اور اب کہاں جائیں
پکاریں کس کو مصیبت میں ہم بشیر میاںؒ
درِ حضور پہ آکر کبھی کوئی سائل
نہ خالی لوٹا خدا کی قسم بشیر میاںؒ
ہے دل میں بس ترے ستّار کے یہی حسرت
کہ نکلے تیرے ہی قدموں پہ دم بشیر میاںؒ

(حضرت ستّار وارثی علیہ الرحمۃ)

سلام

بصد عقیدت مدینے والے درود تجھ پر سلام تجھ پر
نگاہِ کونین کے اُجالے درود تجھ پر سلام تجھ پر

صبا یہ کہنا درِ نبیؐ پر تڑپ رہے ہیں غلام تیرے
انہیں بھی در پر کبھی بلا لے، درود تجھ پر سلام تجھ پر

ہر اک گھڑی حشر کی گھڑی ہے کہ دھوپ حالات کی کڑی ہے
ردا میں اپنی ہمیں چھپا لے درود تجھ پر سلام تجھ پر

بہ نامِ تخلیقِ شعر و نغمہ ترے کرم نے عطا کیے ہیں
مرے قلم کو ترےؐ حوالے درود تجھ پر سلام تجھ پر

میں ناتواں اور یہ بارِ عصیاں میں خشک پتہ یہ تیز طوفاں
تری توجہ مجھے سنبھالے، درود تجھ پر سلام تجھ پر

ہمارے سجدے قبول کر کے شعورِ انساں کو معتبر کر
خدا کے بندے، خدائی والے درود تجھ پر سلام تجھ پر

سعیدؔ خستہ دل شکستہ ازل سے تیرا غلام ٹھہرا
ہجومِ غم سے اسے بچا لے درود تجھ پر سلام تجھ پر

(ڈاکٹر سعیدؔ وارثی)

سلام

السلام اے رسولؐ انام — السلام انبیاءؑ کے امامؑ
السلام اے حبیبِ خدا — آپ ہیں مونسِ خاص و عام
آپؐ کی گر محبت نہ ہو — بے اثر ہیں سجود و قیام
آپؐ کی جس کو چاہت ملی — ہو گئی اُس پہ دوزخ حرام
آپؐ پر آپؐ کی آل پر — روز و شب ہوں درود و سلام
کون جانے خدا کے سوا — جو حضورؐ آپ کا ہے مقام
در پہ آقا بلا لیجئے — التجا ہے یہی صبح و شام
آپؐ نے جو بھی فرما دیا — بن گیا وہ خدا کا کلام
اسمِ اعظم ہے نام آپ کا — ہر مصیبت میں آتا ہے کام
خسروِ وقت ہیں با خدا — آپ کے در کے ہیں جو غلام
آپؐ پر خالقِ دو جہاں — بھیجتا ہے درود و سلام
جب بھی اذنِ حضوری ملا — غیب سے ہو گئے انتظام
زندگی کا بھروسہ نہیں — نسبتِ شاہؒ کو ہے دوام

وارثی منزلیں ہیں کٹھن
دامن آلؑ اطہر کو تھام

(رشید وارثی)

سلام

کربلا کی سیادت پہ لاکھوں سلام — نورِ شمعِ رسالت پہ لاکھوں سلام
نورِ عینِ نبیؐ اور سکونِ علیؑ — قلبِ زہراؑ کی راحت پہ لاکھوں سلام
زورِ بازوئے حضرت امامِ حسنؑ — گوہرِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام
وہ حسینؑ ابنِ حیدر شہِ کربلا — اُن کی دائم امامت پہ لاکھوں سلام
شاہِ کرب و بلا نائبِ لافتیٰ — پاسبانِ شریعت پہ لاکھوں سلام
جس سے اسلام کو زندگی مل گئی — اُس لہو کی کرامت پہ لاکھوں سلام
جسکے رونے سے بیچین ہوں مصطفیٰؐ — اُس کی اعلیٰ شہادت پہ لاکھوں سلام
سونگتے تھے جسے خود حبیبِؐ خدا — اُس بدن کی لطافت پہ لاکھوں سلام
جس نے خوابِ براہیمؑ پورا کیا — تا ابد اُس کی عظمت پہ لاکھوں سلام
ہم شبیہِ نبیؐ اکبرؑ نوجواں — نورِ ماہِ نبوت پہ لاکھوں سلام
شیر خوار اصغرِ تشنہ جاں پہ درود — شہرؑ بانو کی دولت پہ لاکھوں سلام
پیشِ ہر امتحاں عابدِ ناتواں — ساجدِ دورِ عسرت پہ لاکھوں سلام
دائم عباسؑ ابنِ علیؑ پہ درود — اس علم دارِ امت پہ لاکھوں سلام
سب شہدانِ کرب و بلا پہ درود — خیمۂ شامِ غربت پہ لاکھوں سلام

جن سے ورثہ میں ہم کو محبت ملی
وارثیؔ ان کی نسبت پہ لاکھوں سلام

سلام

اپنے مرحوم بھائی محمد باسط خاں وارثی طاب ثراہ کی جانب سے سرکار وارث پاکؒ کے حضور یہ سلام پیش کرنے کی جسارت کی ہے۔ بارگاہِ اقدس میں کاش یہ سلام قبول ہو جائے۔ (رشید وارثی عفی عنہ)

ہے فقیرِ در کی یہ التجا کبھی اس گدا کا سلام لے
میرے مرشد و میرے پیشوا دلِ مبتلا کا سلام لے

اے امام مسلکِ حیدریؑ، اے سراپا فقرِ پیمبریؐ
اگر ہو سکے کبھی جاکرِ شہِؑ کربلا کا سلام لے

اے فروغِ جلوۂ پنجتنؑ ہو سدا بہار ترا چمن
دلِ غم زدہ کو قرار دے، لب بے صدا کا سلام لے

میرے دلنشیں میرے دلرُبا میرے خوش بیاں میرے خوش ادا
جسے درد تو نے عطا کیا اُسی لا دوا کا سلام لے

وہ جو عشق میں تیرے مرمٹا تیری یاد میں جو فنا ہوا
اُسی بے نشاں کو دوام دے اُسی بے نوا کا سلام لے

وہ جو راہ میں تیری لٹ گیا جسے سوزِ غم نے جلا دیا
جو کبھی قرار نہ پا سکا اُسی نارسا کا سلام لے

تو ہے وارثِ شہؐ دوسرا ہے کرم کا تیرے شمار کیا
ہے غلام باسطِ بے نوا شہِؑ کربلا کا سلام لے

بقیہ : خانوادۂ حضرت ستار وارثیؒ کے شعراء کا مختصر تعارف

۴۔ ڈاکٹر سعید وارثی: ۱۹۴۶ء میں پیدا ہوئے۔ سیکنڈری ایجوکیشن کے اوائل میں شاعری کا آغاز ہوا۔ تعلیمی استعداد ایم۔ اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی ہے۔ ایک نعتیہ مجموعہ کے علاوہ جدید لہجے میں غزلوں اور نظموں کا ایک ایک مجموعہ اور کئی دوسری کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

۵۔ رشید وارثی: اگست ۱۹۴۷ء میں پیدا ہوئے۔ تعلیمی استعداد ایم اے اسلامیات اور ایم اے صحافت ہے۔ ہائی اسکول لائف سے شعر کہہ رہے ہیں۔ کوئی مجموعہ اب تک شائع نہیں ہوا۔ ''اردو نعت کا تنقیدی جائزہ شریعت اسلامیہ کے تناظر میں'' کے موضوع پر ڈاکٹریٹ کی تیاری کر رہے ہیں۔ شعر گوئی اور نثر نگاری سے یکساں رغبت ہے۔

۶۔ حمید وارثی: ۱۹۵۳ء میں کراچی میں پیدا ہوئے۔ تعلیمی استعداد گریجویشن ہے۔ نثر نگاری کی جانب رجحان ہے اس کے علاوہ روایتی انداز میں غزل کہتے ہیں۔ نعت نگاری کو بہت مشکل فن تصور کرتے ہیں۔

۷۔ باسط وارثی طاب ثراہ: ۱۹۵۶ء میں پیدا ہوئے۔ انٹر آرٹس کے بعد پی آئی اے سروس سے وابستہ ہوئے۔ مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کے فضائل میں احادیث کا ایک مجموعہ ترتیب دے رہے تھے۔ شعر گوئی کی صلاحیت اُبھر کر سامنے آنے سے پہلے ۶ رجب کو ۱۹۸۷ء میں گردے فیل ہو جانے کے سبب انتقال کر گئے۔

۸۔ رئیس وارثی: ۱۹۶۲ء میں پیدا ہوئے۔ تعلیمی استعداد ایم اے صحافت ہے۔ اُردو مرکز نیویارک کے صدر ہیں۔ جدید لہجے کے غزل گو نوجوان شعراء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اسی جدید لہجے کو نعت گوئی اور منقبت نگاری میں کامیابی کے ساتھ برت رہے ہیں۔ ان کی غزلوں اور نظموں کا مجموعہ زیرِ ترتیب ہے۔

۹۔ نصیر وارثی: ۱۹۶۴ء میں پیدا ہوئے۔ تعلیمی استعداد پوسٹ گریجویشن ہے۔ نیویارک میں اُردو مرکز کے زیرِ اہتمام ایک نعت کونسل قائم کی ہے۔ اوائل عمر کی کچھ غزلیں اور حالیہ چھ سات نعتیں ان کے شعری ذوق کی ترجمان ہیں۔

وقار احمد خان قادری
صدر نشین مجلس مشاورت، بزمِ وارث۔ شاہ فیصل کالونی

سعادت کے سفر میں
ارضِ مقدس کی
جانب پرواز
پی آئی اے کا امتیاز

پی آئی اے کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ وطن عزیز سے
عمرہ اور حج کی سعادت کو جانے والوں کے لئے
اندرون ملک اور بیرون ملک خصوصی پروازوں کا
اہتمام کرتی ہے تاکہ ہر سال زیادہ سے زیادہ عازمین عمرہ
اور حج فیضیاب ہو سکیں
پی آئی اے سعادت کے سفر میں آپ کی ہمسفر

PIA پاکستان انٹرنیشنل
Pakistan International